مسلم شریف پرچہ سالانہ 2006

1427ھ

سوال نمبر1 جواب۔

ترجمہ:۔ نبی پاک نے فرمایا حصوں کو حصہ داروں کے ساتھ ملاؤ جو مال زیادہ باقی بچ جائے۔ اس کا زیادہ حقدار زیادہ قریبی مرد ہے۔

مطلب یہ ہے کہ وراثت کی تقسیم میں پہلے پہلے ذوی الفروض کو ان کے حصے دیئے جائیں اس کے بعد جو مال بچ جائے۔ اس مرنے والے کے قریبی رشتہ دار کو دیا جائے یعنی اقرب اور عصبہ کو دیا جائے۔

بعض نے کہا ذکر محض تاکید کیلئے ذکر کیا۔ بعض نے کہا۔ یہ ظاہر کرنے کیلئے کہ استحقاق کی علت مرد ہوتا ہے

عصبہ کی چار قسمیں ہیں

1۔ جز میت جیسے بیٹا 2۔ اصل میت جیسے باپ

3۔ جز اصل قریب جیسے بھائی 4۔ جز اصل بعید جیسے چچا

یہ چاروں قسمیں عصبہ بنفسہ کی ہیں اور ان میں پہلی اولی ہے دوسری سے وہ زیادہ حقدار ہے تیسری سے وہ زیادہ حقدار ہے چوتھی سے۔

اگر ایک درجے کے عصبے جمع ہو جائیں تو اقرب مقدم ہوگا مثلاً بیٹا، پوتا میں بیٹا مقدم۔

عصبہ بنفسہ کی عدم موجودگی میں عصبہ بالغیر اسکی عدم موجودگی میں عصبہ مع الغیر۔

(ذ) (۲)

عم	اخ	بنت
۲	۱	۱

(۲/۱) عصبہ اور اس کے اقسام کی تشریح۔ ابھی حل کرنی ہیں۔

جواب سوال ۲

(۱) ترجمہ: نبی پاک نے منع فرمایا اونٹ کی جفتی کی بیع سے اور پانی اور زمین کی بیع سے کہ کھیتی باڑی کیجائے۔

تشریح:

اونٹ کی جفتی کی بیع سے اس لیے منع فرمایا کہ اس میں دھوکے وغیرہ کا احتمال ہے نیز یہ عمل ضروری نہیں کہ حاصل ہو ممکن ہے اونٹ چڑھے ہی نہ اگر چڑھے تو ہو سکتا ہے کہ نطفہ نہ ٹھہرے اور بچہ نہ ہو۔ نیز جو کچھ بیچا جا رہا ہے اس کا کوئی وجود اور اس طرح کا حصول نہیں کہ اس کو قابو کر لیا جائے اسلئے بہتر یہ ہے کہ یا تو بیع ہو ہی نہ از راہ تعاون اونٹ دیا جائے اور یہ عمل کرانے کے بعد بصورت مٹھائی کچھ دے یا پھر ایک دو گھنٹے کیلئے اونٹ کو اجرت پر لے جائے اور اس دوران یہ عمل کرا لے۔

جمہور حدیث کو اس پر محمول کرتے ہیں کہ زمین کو بٹائی پر دینا شروط فاسدہ کی وجہ سے منع ہے مرب میں مالک مزارع پر ناجائز شرائط لگانا۔ مثلاً زمین کا عمدہ حصہ اس کی پیداوار اپنے لئے مخصوص کر لیتا اور پیداوار ہوتی ہی وہاں تو مزارع اپنے حق سے محروم ہو جاتا اس لیے اس سے نبی پاک نے منع فرمایا۔ نیز وہ اسلام کے ابتدائی کا دور تھا نبی پاک نے صحابہ کرام کو ترغیب دی کہ ضرورت سے زائد زمینیں اپنے بھائیوں کو دی جائیں

پہلی شرط۔ اس کے سوا اور پانی نہ ہو دوسری شرط چوپایوں کو پلانے کیلئے لے کھیتی وغیرہ کیلئے نہ لے

تیسری شرط مالک کو پانی کی ضرورت نہ ہو

سوال ۳

جواب۔ ترجمہ:

زید بن خالد جہنی نے کہا ایک آدمی نبی پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں آیا آپ سے گری ہوئی چیز کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا اس کے برتن کو پہچان اور بندھن کو پہچان پھر ایک سال اعلان کر اگر مالک آ جائے تو اسے دے ورنہ جو تیری مرضی کرے۔

(i)

لقطہ: گری ہوئی چیز کو کہتے ہیں۔

ضالۃ: ضالہ گم شدہ حیوان کو کہتے ہیں اگر غیر حیوان گم ہو تو اسکو لقطہ کہتے ہیں۔

لقیط: نومولود بچہ جس کو پھینک دیا گیا ہو۔

(ii)

گری ہوئی چیز کے بارے میں جمہور نے یہی کہا کہ اس کو اٹھا لیا جائے اور اٹھانے کے بعد اعلان کرے ہاں اگر ضائع ہونے کا خطرہ ہو اور اس کو اٹھانے میں کوئی دقت و دشواری بھی نہ ہو تو ایسی صورت میں اٹھانا واجب ہے۔

بعض نے کہا نہ اٹھائے لیکن یہ اس پر محمول ہے کہ اٹھا کر ہڑپ کر جائے یا وہ شئے بالکل حقیر اور کم تر ہو۔

(iii)

تعریف کی مدت ایک سال ہے ایک سال کے دوران وہ مقامات جہاں لوگ جمع ہوتے ہیں مثلاً میلہ، اجتماع عید، جلسہ وغیرہ، وہاں اعلان کرے کہ کسی کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو تو وہ نشانی بتا کر لے سکتا ہے اور اگر اعلان کرنے کے باوجود سال گزر گیا کوئی مالک نہ بنا ایسی صورت

میں اگر مستحق ہے تو خود استعمال کرلے اگر کبھی مالک آ جائیگا تو وہ شئے یا قیمت دینا واجب ہوگی اور اگر نہیں آئیگا تو اس کا مواخذہ نہیں۔ اور اگر مستحق نہیں تو صدقہ کردے۔

سوال نمبر ۴

(۱) **منابذہ** لغت میں معنی ہے پھینکنا۔ اصطلاح میں وہ بیع جو محض کنکری وغیرہ پھینکنے سے ہو جائے۔ بیع کو دیکھے بغیر رضامندی ہو یا نہ ہو۔

(۲) **محاقلہ:** لغت میں معنی ہوتا ہے کھیتی باڑی کرنا۔ اصطلاحی تعریف وہ گندم جو بالیوں میں ہے اس کی خشک گندم کے ساتھ بیع کرنا۔

(۳) **مخابرہ:** لغت میں اس کا معنی ہے گزر جانا۔ اور معاملہ کرنا۔ اصطلاح میں مزارعت کو کہتے ہیں

(۴) **معاومہ** لغت میں معنی ہے سال۔ اصطلاح میں وہ بیع جو کئی سالوں کے لیے ہو جس طرح آجکل باغات وغیرہ کی ہو رہی ہے یہ تمام بیوع ناجائز ہیں کیونکہ ان میں دھوکے اور جھگڑے کا خطرہ ہے

(ز)

لغت میں اس کا معنی ہے قسم اٹھانا۔

شریعت کی اصطلاح میں۔ ایک محلے میں قتل ہو گیا قاتل کا علم نہیں۔ اہل محلہ سے پچاس آدمیوں کا انتخاب کیا جاتا ہے اور ان سے قسمیں لی جاتی ہیں قسم اٹھانے کی صورت میں ان پر دیت ہوتی ہے اور ملکر دیت دیتے ہیں اور قصاص نہیں ہوتا۔ اکثر حضرات اسی کے قائل ہیں۔ بعض ائمہ نے کہا قسامت سے قصاص واجب ہوتا ہے۔ لیکن حنفی مذہب یہ نہیں۔

حل پرچہ مسلم شریف سنہ 2009

سوال نمبر 1:۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عتبہ کی بیٹی ابوسفیان کی بیوی ہند نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان بخیل آدمی ہے مجھے اتنا خرچہ نہیں دیتا جو مجھے اور میرے بچوں کو کافی ہو مگر جو میں اس کے مال سے اس کے علم کے بغیر لے لوں کیا مجھ پر اس بارے کوئی گناہ ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے مال سے مناسب طریقے سے اتنا لے جتنا تجھے اور تیرے بچوں کو کافی ہو۔

جز (ii)

فائدہ نمبر 1:۔

بعض ائمہ کے نزدیک اس حدیث میں غائب پر قضاء ہے۔

نمبر 2:۔

بیوی بچوں کا خرچہ مرد کے ذمے واجب ہے۔

نمبر 3:۔

مرد کا ایسا ذکر اس کی عدم موجودگی میں جو اسے ناپسند ہو فتویٰ وغیرہ پوچھنے کے لیئے جائز ہے۔

نمبر 4:۔

اولاد کی کفالت اور اس کے خرچ میں عورت کو بھی دخل ہے۔

نمبر 5:۔

عورت کا گھر سے باہر جانا ضرورت کے وقت جائز ہے۔

نمبر 6:۔

ایسے معاملات جن میں شریعت نے کوئی حد مقرر نہیں کی عورت کی باتوں پر بغیر گواہ کے اعتماد کیا جا سکتا ہے۔

نمبر 7:۔

عورت اور بچوں کا خرچہ واجب ہے وزن یا کیل کے حساب سے نہیں جتنا ضرورت اور کافی ہو۔

جز (iii)

امام شافعی کے نزدیک آدمیوں کے حقوق میں غائب پر قضاء جائز ہے اسی حدیث سے استدلال کر کے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کے خلاف فیصلہ فرمایا جبکہ وہ غائب تھا۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک غائب پر کسی طرح کی قضاء جائز نہیں۔

حدیث مذکورہ کا جواب :-

امام ابو حنیفہ اس حدیث کا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہ قضاء تھی ہی نہیں کیونکہ یہ قضاء علی الغائب میں غائب سے مراد وہ ہے جو شہر سے غائب ہو جبکہ ابو سفیان مکہ میں موجود تھا لہذا وہ غائب ہی نہ رہا۔ یہ قضاء نہ تھی بلکہ فتویٰ تھا۔

سوال نمبر 2 (ا)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سواروں کا استقبال کرنے سے اور اس سے کہ بیچے شہری دیہاتی کے لیئے اور اس سے کہ عورت اپنی بہن کی طلاق کا سوال کرے اور بیع نجش سے اور جانوروں کا دودھ روکنے سے اور اس سے کہ آدمی اپنے بھائی کے ریٹ پر ریٹ لگائے اور ایک روایت میں ہے کہ آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے۔

جز (ii)

تلقی الرکبان :-

دیہاتی سامان لا کر شہر میں بیچنے آئیں تو راستے میں ان سے سامان خرید کرنا شہر پہنچنے سے پہلے یہ تلقی ہے۔

حکم :-

اگر اس تلقی میں دھوکہ نہ ہو، جھوٹ نہ ہو محض للہ فی اللہ ہو تو جائز ہے۔ یہی حکم اگلے حصے کا ہے کہ شہری دیہاتی کے لیئے بیع کرے۔

نجش :-

کسی چیز کی بولی میں بڑھ چڑھ کر بولی لگانا خریدنے کا ارادہ نہ ہو۔ دھوکہ دینے کے لیئے یہ حرام و ناجائز ہے۔

جانوروں کا دودھ روکنا :-

جانوروں کا دودھ روکنا تاکہ خریدتے وقت دودھ زیادہ نظر آئے۔ اس کو تصریہ کہتے ہیں اور یہ عمل حرام ہے اگر ایسا کیا گیا تو قاضی کے پاس جا کر جو نقصان ہوا اس کی تلافی کی درخواست دے۔

بھاؤ پر بھاؤ لگانا:-

یہ مکروہ ہے جبکہ ان کے درمیان خرید و فروخت طے ہو رہی ہو۔ بیع پر بیع کرنا بھی مکروہ ہے تاہم اگر کی گئی تو بیع ہو جائے گی۔

سوال نمبر 3 (i)

ترجمہ:-

جابر بن سمرہ نے کہا میں اپنے باپ کے ساتھ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے یہ کام (دنیا) ختم نہیں ہوگا یہاں تک اس میں بارہ خلیفے چلیں پھر کوئی کلام فرمائی جو مجھ پر مخفی رہی میں اپنے باپ سے کہا کیا فرمایا تو انہوں نے کہا فرمایا سارے خلیفے قریش سے ہوں گے۔

جز (ii)

حدیث میں مذکور خلافت "الخلافة بعدی ثلثون سنة" سے خلافت نبوت ہے کہ وہ خلافت جو نبوت کے طریقے پر ہو اور پیغمبر کی مکمل اتباع میں چلے وہ تیس سال ہے جو خلفاء راشدین پر مکمل ہو گئی تھی۔ سوال میں مذکور حدیث کے اندر جس میں خلافت کا ذکر ہے وہ عام ہے چاہے نبوت کے طریقے کے مطابق ہو یا اس کے خلاف۔ لہذا دونوں حدیثوں میں تعارض نہیں۔

جز (iii)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ بارہ خلیفے ہی ہوں گے بلکہ یہ فرمایا کہ بارہ خلیفوں تک دین اور دنیا کا نظام اور یہ دنیا چلتی رہے گی لہذا ممکن ہے بارہ خلیفوں کے زمانے میں دین کا عروج ہو اور ان کے علاوہ دین کا عروج نہ ہو جیسا آج کل ہے۔ بہرحال حدیث میں یہ حصر نہیں کہ خلیفے بارہ ہی آئیں گے۔ باقی خلافت کے قریش کے ساتھ مختص ہونے کا جو ذکر ہے یہ امر اور فرمان اور ارشاد ہے کہ خلافت کے لیے معیار یہ ہے کہ خلیفہ قریشی ہو اگر اس حکم پر عمل نہ کیا جائے یا غیر قریشی غلبہ یا دھوکہ کی وجہ سے مسند خلافت پر بیٹھ جائے تو اس کا حدیث میں نہ تو ذکر ہے نہ حدیث اس کی تردید کر رہی ہے۔ خلاصہ یہ ہے

کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شرعی طریقہ بتایا ہے کہ قریش سے خلیفہ ہونا چاہیئے اور ضروری نہیں کہ ہر دور میں شرعی حکم پہ ہی عمل کیا جائے جیسا آج کل ہے

سوال نمبر ۶ جز (ا)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے سنا کہ چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے مگر دینار کی چوتھائی یا اس سے زائد۔

اختلاف ائمہ :-

امام شافعی نے کہا سرقہ کا نصاب دینار کی چوتھائی یا اس کی قیمت۔ ان کی ~~دلیل~~ دلیل یہی حدیث ہے۔

امام مالک اور احمد نے کہا چوتھائی دینار یا تین درھم یا ان میں سے کسی کی قیمت سرقہ کا نصاب ہے۔ ان کی دلیل بھی یہی حدیث ہے۔

امام ابو حنیفہ نے کہا نصاب سرقہ کم از کم دس درھم یا ان کی قیمت ہے۔ ان کی دلیل یہ حدیث ہے۔ "لا قطع فی اقل من عشرۃ دراھم" دس درھم سے کم میں ہاتھ کاٹنا نہیں۔

جز (ب)

اختلاس - انتہاب - غصب -

ان تینوں میں قطع ید نہیں ہے کیونکہ سرقہ کا مفہوم (یعنی مال محفوظ کو کسی کی عدم موجودگی میں لے لینا) نہیں پایا جاتا یعنی ان پر سرقہ کی تعریف سچی نہیں آتی۔

جز (ج)

ہاتھ پہنچے سے کاٹا جائے گا کہنی سے نہیں کاٹا جائے گا۔ ائمہ اربعہ کا مختار یہی ہے جبکہ بعض سلف نے کہا کہنی سے کاٹا جائے گا بعض نے کہا کندھے سے۔ جبکہ ہمارے نزدیک پہنچے سے کاٹا جائے گا۔

خوارج اور ظاہریہ کے نزدیک حد سرقہ کا کوئی نصاب نہیں بلکہ چوری کردہ مال معمولی ہو یا زیادہ ہاتھ کاٹا جائے گا۔

طاہر للبنین۔

حل پرچہ ۲۰۱۱ء مسلم شریف

السوال الاول

الجزء الاول

حدیث پاک کا ترجمہ:

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ معمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ذخیرہ اندوزی کی وہ گنہگار ہے سعید سے کہا گیا تم ذخیرہ اندوزی کرتے ہو سعید نے کہا معمر جو یہ حدیث بیان کرتے تھے ذخیرہ اندوزی کرتے احتکار کا معنی چیزوں کو جمع کر کے رکھنا تاکہ تنگی کی صورت میں منہ مانگی قیمت لی جائے ہمارے اور شافعیوں کے نزدیک ذخیرہ اندوزی جو ممنوع ہے کھانے پینے کی چیزوں کے ساتھ خاص ہے۔

الجزء الثانی

دلیل یہ ہے لوگوں نے ضروریات زیادہ تر کھانے پینے کی چیزوں کے ساتھ متعلق ہے۔

نیز صحابی کا عمل میں ذخیرہ اندوزی کرنا دلیل ہے کہ ذخیرہ اندوزی مطلقاً منع نہیں

سعید اور معمر طعام میں ذخیرہ اندوزی نہیں کرتے جبکہ ذخیرہ اندوزی جو ممنوع ہے اس کا تعلق طعام سے ہے

(ii)

الجزء الاول

حدیث پاک کا ترجمہ:

سعید بن مسیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا اور عرایا میں رخصت دی۔

۱ مزابنہ:
درخت پر کھڑی کھجوروں کی بیع خشک توڑی ہوئی کھجوروں کے ساتھ یہ حرام ہے سود کا احتمال ہے۔

۲ محاقلہ:
کھیتی میں کھڑی ہوئی گندم کی بیع کرنا صاف گندم کے ساتھ یہ بھی حرام ہے سود کی وجہ ہے۔

۳ عرایہ:
اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص کسی غریب کو درخت پر کھڑی کھجوریں بطور ھبہ دیتا ہے معروف شخص اپنی کھجوروں کی دیکھ بال کیلئے باغ میں بار بار آتا کھجوریں پکنے کے زمانہ میں عرب والے اپنے گھر والوں کے ساتھ باغ میں رہتے اور پسند نہ کرتے کہ غیر شخص باغ میں نہ آئے اس پریشانی کا حل نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص درخت پر کھڑی کھجوروں جتنی خشک کھجوریں دینا چاہے دے کر فارغ کر دے اگرچہ یہ بیع مزابنہ ہے مگر ضرورت کی وجہ سے جائز ہے یہ دیگر ائمہ کی تحقیق ہے۔
امام اعظم ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ یہ بیع نہیں ہے بلکہ تجدید ھبہ ہے کہ اس نے پہلے والے ھبہ سے رجوع کر کے اور کھجوریں دے دیں یہ جائز ہے۔

السوال الثانی

(۱) فرعہ اور عتیرہ کیا ہے اس کا حکم کیا ہے؟

۱ فرعہ:
اونٹنی کا پہلا بچہ جسے اھل جاھلیت بتوں کیلئے ذبح کرتے تھے

۲ عتیرہ:
وہ بکری جو جاھلیت میں ماہ رجب کے اندر بتوں کیلئے

ذبح کی جاتی تھی:

حکم:

اکثر نے کہا فرعہ اور عتیرہ مکروہ ہے امام شافعی نے فرعہ کو اور عتیرہ کو مستحب کہا یعنی انکو ذبح کرنا مستحب ہے بشرطیکہ ذبح اللہ ہو اور کسی خاص ماہ میں بھی نہ ہو

جواب ۱:

فرعہ اور عتیرہ جواز کی مثبت اور منافی حدیثوں میں تطبیق یہ ہے۔ کہ حدیث نافی (لا فرع ۱ھ) منسوخ کرنے والی ہے۔ احادیث مثبتہ کو لہذا فرعہ و عتیرہ کو ثابت کرنے والی احادیث منسوخ ہونگی اور ناسخ حدیث (لا فرع آھ) ہے۔

جواب ۲:

لا فرع و لا عتیرہ کا معنی ہے۔ لا فرع واجب و لا عتیرۃ واجبۃ نفی وجوب کی ہے نہ کہ جواب اور استحباب کی

جواب ۳:

حدیث لا فرع اس پر محمول ہے کہ فرعہ و لا عتیرۃ کا ذبح بتوں کے نام پر ہو اور خاص ماہ میں ہو اور دوسری احادیث اس صورت میں ہیں جبکہ ذبح اللہ کیلئے ہو بدون تخصیص ماہ جیسا کہ حدیث نبیشہ میں فرمایا اذبحوا اللہ فی ای شہر کان *

(۱۱)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے بیماری کا تجاوز کرنا اور نہ الو اور نہ ستارہ اور نہ صفر

تشریح:

عرب والے سفر سے جانے سے پہلے پرندہ اڑاتے اور اگر وہ دائیں جانب اڑتا تو کہتے سفر میں کامیابی ہوگی اور اگر وہ بائیں

جانب اڑتا تو کہتے کہ کامیابی نہیں ہوگی۔ اگر سیدھا اڑتا تو موقوف کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور فرمایا اس کی کوئی حقیقت نہیں عرب والوں کا خیال تھا جس گھر میں الو بیٹھے اس میں نحوست آتی ہے۔ اور کہتے وہ مقتول جس کا خون بہا نہ لیا گیا اس کی روح الو کی شکل میں آکر فریاد کرتی ہے اسلام نے اس کی تردید کی ہے۔

نوء:

بارش کی نسبت ستاروں کی طرف کرتے اور کہتے یہ ستارہ یہاں آیا اسلیے بارش ہوئی یہ منع ہے اگر ستارے کو بارش کی علامت سمجھا جائے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

صفر:

صفر کے مہینے کو مصائب و مشکلات کا مہینہ سمجھتے اس میں شادی بیاہ سفر نہیں کرتے یہ بھی اچھا نہیں عقلاً یہ ہونا چاہیے کہ خیر و شر کا مالک اللہ ہے ہاں چند چیزیں خیر و شر کا سبب بن سکتی ہیں۔ ان سے اگر بحیثیت سبب کا احتراز کرے تو اچھا ہے لیکن اس کو مؤثر نہ سمجھے

السوال الثالث

الجزء الاول

حدیث پاک کا ترجمہ:

ہند نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی بخدا روئے زمین پر کوئی گھر ایسا نہیں جس کی ذلت مجھے آپ کے خیمے والوں سے زیادہ پسند تھی لیکن اب روئے زمین پر خیمے والا کوئی نہیں جس کی عزت مجھے آپ کے خیمے والوں سے زیادہ پسند ہو۔

الجزء الثانی:

اس کا جواب بخاری 2011ء میں گزر چکا ہے۔

(ii)

الجزء الاول

حدیث پاک کا ترجمہ:

ابن عباس نے فرمایا اس کی مثال جو صدقے میں رجوع کرے کتے کی طرح ہے قے کرے پھر اپنی قے کو کھانا شروع کر دے

الجزء الثانی:

ہمارے نزدیک ھبہ میں رجوع کرنا جائز ہے

امام شافعی کے نزدیک ھبہ میں رجوع جائز نہیں صرف باپ بیٹے کو دی ہوئی چیز میں رجوع کر سکتا ہے۔ باپ سے مراد اصول ہیں۔

امام احمد کا مذہب بھی یہی ہے۔

امام مالک کے نزدیک باپ کا غیر رجوع نہیں کر سکتا ہمارے نزدیک ذی رحم کو دیے گئے ھبہ میں رجوع کر سکتا ہے غیر میں نہیں۔

ہماری دلیل یہی حدیث ہے۔ کہ اس میں نبی پاک نے رجوع کو کتے کے ساتھ تشبیہ دی اور کتا غیر مکلف ہے۔ اس کے کسی کام کو حلال و حرام نہیں سمجھا جا سکتا۔

السوال الرابع

الجزء الاول

حدیث پاک کا ترجمہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ ان کی پختگی ظاہر ہو جائے بیع اور خریدار دونوں کو منع کیا۔

الجزء الثانی

ہمارے نزدیک پھل اگرچہ پکا نہیں لیکن نفع اٹھانے کے قابل ہے۔ کہ انسانوں جانوروں کی خوراک بن سکتا ہے تو بیع جائز ہے۔

امام شافعی کے نزدیک جائز نہیں آجکل جو بیوع ہو رہی ہے۔ یہ تو سال سال دو دو سال پہلے ہو جاتی ہے۔ اس لیے حدیث کی روشنی میں ناجائز ہوگی۔

السوال الخامس

الجزء الاول

حدیث پاک کا ترجمہ:

عبداللہ بن عمر نے کہا میں حفصہ کے پاس گیا انہوں نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے باپ کسی کو اپنا نائب نہیں بنا رہے ہیں میں نے کہا وہ ایسا کرنے والے نہیں انہوں نے کہا کرنے والے ہیں۔ میں نے قسم اٹھائی کہ اس بارے ان سے بات کروں گا میں خاموش رہا صبح تک اور ان سے بات نہ کی گویا میں اپنی قسم کی وجہ سے اپنے سر پر پہاڑ اٹھائے ہوئے تھا میں ان کے پاس گیا انہوں نے مجھ سے حالات پوچھے میں انہیں خبر دے رہا تھا میں نے ان سے کہا میں نے لوگوں سے سنا جو ایک بات کر رہے ہیں میں نے قسم اٹھائی تم سے وہ بات کروں لوگوں کا خیال ہے تم کسی کو نائب نہیں بنا رہے اگر تمہارے لیے اونٹوں یا بکریوں کا کوئی چرواہا ہوتا پھر وہ انہیں اکیلا چھوڑ کر تمہارے پاس آجاتا تو تم اسے ضائع کرنے والا سمجھتے لوگوں کی دیکھ بھال زیادہ سخت ہے کہا انہیں میری بات موافق آئی تھوڑی دیر کیلئے اپنا سر رکھا پھر اسے اٹھایا میری طرف کہنے لگے اللہ اپنے دین کی حفاظت کرے گا اور میں اگر خلیفہ نہ بناؤں تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ نہیں بنایا اور اگر میں خلیفہ بناؤں تو

ابوبکر نے بنایا ابن عمر نے کہا انہوں نے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کا نام لیا تو میں جان گیا وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تک کسی کو برابر نہیں کریں گے اور وہ کسی کو نائب نہیں بنائیں گے

الجزء الثانی

خلیفہ کیلئے دونوں کام جائز ہیں۔ خلیفہ بنانا اور نہ بنانا حدیث اسی کو ظاہر کر رہی ہے۔ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نہ بنانا اور ابوبکر کی بنانا ہے۔

الجزء الثالث

شیعوں کا نظریہ ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کی خلافت کا حکم دیا تھا اور انہیں نائب مقرر کیا تھا اگر واقع ایسا تھا تو کسی کتاب میں کسی حدیث میں اس کا ذکر آتا یہ حدیث تو اس بات کی نفی کر رہی ہے۔ کہ آپ نے کسی کو بنا نائب نہیں بنایا لہذا اس حدیث کی روشنی میں شیعوں کا یہ نظریہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت منصوص علیہ ہے

S.M.Umar Farooq

(2015) مسلم شریف

سوال ۱:

(الف) ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا جس نے مصراۃ بکری خریدی پس اس کو تین دن اختیار ہے اگر اسے رد کردے تو ایک صاع طعام بھی رد کردے نا کہ گندم۔

مصراۃ کی تعریف:

بکری، گائے، اونٹنی وغیرہ، ان کا دودھ روک دیا جائے تاکہ خریدار بکری وغیرہ کا زیادہ دودھ دیکھ کر زیادہ پیسے دے۔

احناف کا مذہب:

جب مشتری کو اس بات کا علم ہو کہ بائع نے دھوکہ کیا ہے اگر خیارِ شرط تھا تو واپس کر دے ورنہ واپس کرنے کا اختیار نہیں ہاں! مشتری قاضی کے پاس جاکر اپنے نقصان کی تلافی کرا سکتا ہے۔

ائمہ ثلاثہ کا مذہب:

مصراۃ واپس کرے اور ایک صاع کھجور بھی واپس کرے پھر اپنی قیمت واپس لے۔

دلیل:

ان ائمہ کرام کی دلیل مذکورہ حدیث پاک ہے۔

مخالفین کی دلیل کا جواب:-

ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ
حدیث میں اضطراب ہے دوسرے نمبر پر یہ حدیث
جو قرآن سے مستنبط قیاس ہے یہ حدیث اس کے
خلاف ہے ایک صاع کھجوروں سے دودھ زیادہ
ہوگا اس طرح بائع نے دودھ کا بدلہ لے لیا لیکن
مشتری نے جو جانور کی خدمت کی یعنی گھاس
وغیرہ وہ خدمت کس صورت میں جائے گی
تیسری وجہ یہ ہے سنن نسائی وغیرہ میں ہے کہ
"الخراج بالضمان" ٹیکس اور ضمانت وغیرہ
یہ ضمان اور ذمہ داری کی وجہ سے ہوتی ہے جب
مصراۃ مشتری کی ضمان میں نہیں آئی تو بیع
ہی صحیح نہیں گویا یہ سارا نقصان اور تاوان
کون ادا کرے گا۔

(ج) لا سمراء:-

یکون محذوف کی خبر ہے اور اصل
عبارت یوں ہے "لا یکون ذالک الطعام سمراء"
اور اس جگہ گندم مراد ہے۔

سوال 2:-

(الف) ترجمہ:-

حضرت ام سلمہ سے روایت ہے
بیشک آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک مخنث
بیٹھا تھا جبکہ نبی پاک گھر میں تشریف فرما
تھے پس اس مخنث نے حضرت ام سلمہ کے
بھائی سے کہا اے عبداللہ بن امیہ! اگر اللہ تعالیٰ
آئندہ زمانے میں تیرے لئے طائف فتح کرے تو میں

غیلان کی بیٹی پر تیری راہنمائی کرتا ہوں پس بلاشبہ وہ چار توندوں کا سامنا کرتی ہیں اور آٹھ کا پیچھا کرتی ہیں جب نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے یہ بات سنی فرمایا یہ تمہارے گھروں میں مت آئیں۔

(ب) مخنث کون سا صیغہ ہے:

مخنث اسم فاعل کا صیغہ ہے جس کا معنی ہے ڈھیلا پن، ہلکا پن یعنی گفتگو، چال چلن میں عورتوں جیسا انداز بنانے والا۔

مخنث کا نام:-

اس کا نام ھیت تھا۔

"تقبل باربع و تدبر بثمان"

مذکورہ عبارت کی وضاحت:-

اس عبارت سے مراد یہ ہے کہ وہ عورت جس کا نام بادیہ تھا وہ عورت موٹی پیٹ تھی جب وہ سامنے آتی تو چار سلوٹیں نظر آتیں اور جب وہ پشت کرتی تو آٹھ سلوٹیں نظر آتیں ایک سلوٹ کو دو طرف شمار کریں تو یہ آٹھ بنیں گی اور اشارہ یہ کیا کہ وہ موٹی پیٹ ہے۔
یہاں مسلم شریف میں حدیث مختصر ہے جبکہ ابو داؤد وغیرہ میں پوری وضاحت کی گئی کہ اس مخنث نے اس عورت کے جسم کی پوری طرح تصویر کشی کی اور ہر شے بیان کی حتیٰ کہ قبل، دُبر وغیرہ جس کی وجہ سے نبی پاک نے فرمایا انھیں لوگ غیر مشہوتی محسوس کرتے ہیں کسی بھی عورت کی اس طرح

وضاحت کرنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ شہوت کی ہیں اور عورتوں کی طرف میلان رکھتے ہیں اسلئے یہ گھروں میں مت آئیں۔

(ج) خصی اور مجبوب سے پردہ ضروری ہے؟

جی ہاں!

ان دونوں سے پردہ کرنا ضروری ہے۔

مجبوب وہ ہے جس کا ذکر کٹا ہوا ہو۔

خصی وہ ہے جس کے خصیتین نکال دیئے گئے ہوں۔

وجہ یہ ہے کہ یہ دونوں جماع کی طاقت نہیں رکھتے لیکن خیالات، بوس وکنار سے گریز نہیں کرتے اور ان دونوں کاموں کی طاقت وقدرت ان کے اندر ہے اس لئے ان سب سے پردہ کرنا ضروری ہے۔

آج کل کے مخنث بنا لئے ہیں آپریشن وغیرہ کرا کے عورتیں بن جاتے ہیں ان سے احتیاط ضروری ہے حالانکہ یہ مرد ہی ہوتے ہیں اسلئے ان سے عورتوں کا پردہ کرنا ضروری ہے۔

2016 مسلم شریف

سوال 1:-

(الف) ترجمہ:-

حضرت ابو رافع سے روایت ہے
بیشک رسول اللہ نے ایک آدمی سے جوان اونٹ
کا قرض لیا آپ علیہ السلام کے پاس صدقہ کے اونٹ آئے
تو آپ علیہ السلام نے حضرت ابو رافع کو حکم دیا
کہ وہ آدمی کو آپ کا اونٹ ادا کرے حضرت ابو رافع
آپ کی طرف واپس آئے اور عرض کی نہیں پاتا
میں اونٹوں میں مگر اچھے نوکیلے دانتوں والے
تو آپ نے فرمایا وہی دیدو اس لیئے کہ لوگوں
میں بہترین اچھا قرض ادا کرنے والے ہیں۔

خط کشیدہ الفاظ کی تشریح:-

استسلف:-

یہ "سلف" سے بنے جس
کا معنی ہوتا ہے "قرض مانگنا" "قرض طلب کرنا"

بکرا:-

"بکرا" اس اونٹ کو کہتے ہیں
جو جوان ہو۔

رباعیا:-

"رباعیا" اس اونٹ کو کہتے ہیں جس
کے چار نوکیلے دانت گر چکے ہوں یہ اونٹ
بھی بہترین سمجھا جاتا ہے۔

(ب) حدیث سے نکلنے والے مسائل:-

حدیث پاک
سے نکلنے والے چند مسائل ہیں جو مندرجہ ذیل
ہیں۔

(۱) قرض لینا جائز ہے۔
(۲) حیوانات میں بھی قرض چلتا ہے۔
(۳) قرض کی ادائیگی لازم و ضروری ہے۔
(۴) جتنا قرض لیا اس سے زیادہ یا صفت میں
عمدہ اور اعلیٰ واپس کرے۔

(ج)

جمہور کا مذہب:-

جمہور کے نزدیک
حیوانات میں قرض جائز ہے۔

احناف کا مذہب:-

احناف فرماتے ہیں
حیوانات میں قرض ناجائز ہے۔
کیونکہ اس میں سود کا خطرہ ہے اس لئے
کہ کمی بیشی یقیناً ہوتی ہے۔

(د)

یہ قرض نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
نے اپنی ذاتی ضروریات کیلئے لیا تھا تو تبرع
ذاتی مال میں ہے قرض میں نہیں ہے اور
ذاتی مال میں تبرع منع نہیں ہے۔
اگلی حدیث کے یہ الفاظ "فاشتراہ فاعطاہ
فایاہ" یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ قرض ذاتی

ضروریات کو پورا کیا اور بیت المال سے
اونٹ خرید کر قرض میں ادا کیا۔

سوال 2:-

(الف) ترجمہ:-

حضرت عبادہ بن صامت
سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ سے
لو، مجھ سے لو، مجھ سے لو۔ پس تحقیق اللہ
تعالیٰ نے ان کے لئے راستہ بنا دیا کنوارہ کنواری
سے بدکاری کرے تو 100 کوڑے اور جلاوطنی ہے
اور شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت سے
بدکاری کرے تو 100 کوڑے اور رجم ہے۔

احناف کا مذہب:-

ہمارے نزدیک
ایک سال کی جلاوطنی حد کا حصہ نہیں ہے کیونکہ
قرآن پاک نے صرف کوڑے کو ہی سزا قرار دیا
ہمارے نزدیک جلاوطنی حاکم کی رائے پر
منحصر ہے اگر حاکم مناسب سمجھے تو جلاوطن
کرے ورنہ نہیں۔

دلیل:-

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک
بدکار شخص کو جلاوطن کیا تو وہ عیسائی بن
گیا پھر آپ نے قسم اٹھائی میں کسی کو جلاوطن
نہیں کروں گا۔

امام شافعی کا مذہب:-

امام شافعی علیہ الرحمۃ
فرماتے ہیں کہ جلاوطنی حد کا حصہ ہے۔

(ب)
جواب:-

ثیب کی حد صرف رجم ہے
اور یہاں حدیث پاک میں جو جلد کا ذکر
ہے یہ حکم منسوخ ہے۔

دلیل کا جواب:-

حدیث پاک کا جواب یہ
ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے
حضرت ماعز وغیرہ کو صرف رجم فرمائی۔

السوال الثالث:۔

(۱)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
اسلام ہمیشہ بارہ خلفاء تک رہے گا۔
ایک قول کے مطابق دونوں کا ایک معنی ہے۔

خلافت:۔ امامت۔ جانشینی

امام راغب اصفہانی علیہ الرحمہ نے خلافت کا کچھ معنی
اسطرح کیا ہے۔ نیابت قائم مقام ہونا۔

امارت کا معنی:۔ بادشاہت، امیر ہونا

یزید بن معاویہ خلیفہ تھا لیکن خلیفہ برحق نہیں تھا۔
ظالم تھا اسکی ظلم کی داستاں پوری دنیا میں مشہور ہے

(۲)

جس حدیث میں بارہ سال کا ذکر ہے اسمیں خلافت مطلق ہے
کہ وہ منہاج النبوت ہو یا نہ ہو۔
جس حدیث میں تیس سال کا ذکر ہے یہ خلافت خاص ہے
اور یہ منہاج النبوت کے مطابق ہے
خواہ اسلام غالب ہو یا نہ ہو۔

السوال الرابع:۔

(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: میرے صحابہ کو گالی نہ دو میرے صحابہ کو گالی نہ دو
اس ذات کی قسم جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے
اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے
وہ نہیں پائے گا انکے ایک مد کو اور نہ ہی نصف مد کو

صحابی کا اطلاق :-

صحابیت کا اطلاق کم سے کم پانچ سالہ مدت پر ہوتا ہے
وہ بچہ سمجھدار بھی ہو اور اس نے آقا علیہ الصلوۃ والسلام
کی زیارت کی ہو اور اسے کچھ یاد بھی ہو جسطرح محمود بن ربیع ہیں
یہی مذہب امام بخاری علیہ الرحمۃ کا ہے۔

(۲)

متعدد جگہوں پر قرآن وحدیث نے صحابہ کی عظمت کو بیان کیا
آقا علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت کا کوئی نیکی قطعاً مقابلہ نہیں کر سکتی
رضی اللہ عنہم - والذین معہ اشداء علی الکفار -
اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم۔

روافض نے من گھڑت کہانیاں گھڑ کر اعتراض کیا۔

الجواب
حقیقت میں اسکا کوئی جواب نہیں۔
تمام صحابہ معصوم نہیں بلکہ محفوظ ہیں اور یہ بھی ممکن نہیں
کہ تمام صحابہ ایک غلطی پر اکتفا کر لیں۔
اسلام کی پوری صورت صحابہ کے ذریعے وجود میں آئی
اگر بالفرض صحابہ کا انکار کیا جائے تو اسلام بالکل خالی رہ جائے گا
حالانکہ امت مسلمہ کا اس بات پر اتفاق ہے
کہ جرح و تعدیل کا صحابہ میں نہیں کیا جائے گا۔
ضابطہ یہ ہے کہ الصحابۃ کلھم عدول۔

روافض پر خدا کی لعنت ہو

2017 مسلم شریف سالانہ

السوال الثانی:

(۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والوں سے لین دین کیا اس شرط کے ساتھ۔ جو نکلے اس سے پھول یا کھیتی۔

الفرق بین المزارعۃ والمخابرۃ:۔

مزارعۃ اور مخابرہ میں کوئی فرق نہیں ہے
بعض نے کہا کہ مزارعت یہ ہے پیداوار کا خاص حصہ مزارع کو دے اور مخابرہ میں مطلق ہے جہاں سے بھی دے دے پیداوار لیکن اس کو بہتوں نے رد کیا ہے۔

(۲)

سیدی امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک:۔

سیدی امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک جائز نہیں۔
مزارعت مساقات کے ضمن میں جائز ہے
اگر کوئی باغات یا کھیتی کی دیکھ بھال کرے معین حصہ لینا جائز ہے۔

صاحبین کے نزدیک:۔

صاحبین کے نزدیک جائز ہے اور فتوی بھی اسی قول پر ہے
دلیل: صحابہ کرام اور تابعین اور امت مسلمہ کا اس پر تعامل ہے
جہاں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اسکی خاص وجوہات ہیں۔
مالک پیداوار میں خاص حصہ اپنے لیے مقرر کرے تو اسمیں مزارع کو نقصان ہوگا۔ اور مزارع زمین کا بہترین حصہ اپنے لیے منتخب کرے تو اسمیں مالک کو نقصان ہوگا۔

السوال الثالث :-

(١)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی کا گوشت تین دن سے زائد کوئی نہ کھائے

(٢)

قربانی کے دنوں میں کچھ بدو مدینہ شریف میں آ گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ تین دن سے زیادہ گوشت جمع نہ کریں اور اگلے سال قربانی کی اور بدو نہ آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی۔ پہلی والی حدیث دوسری سے منسوخ ہے۔

السوال الرابع :-

(١)

حضرت سلیمان بن بریدہ وہ اپنے والد سے روایت بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کھیلے نرد شیر گویا کہ اس نے اپنے ہاتھ کو خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈبو دیا۔

"نرد" شطرنج کی طرح ایک قسم کا کھیل ہے

اور شیر فارسی کا لفظ ہے اور یہ بادشاہ کا نام ہے اور اسکی طرف منسوب ہے۔

(٢)

جس کھیل میں امور شرعیہ کے خلاف کوئی چیز واقع نہ ہو مثلاً لباس شریعت کے مخالف نہ ہو اور اس کھیل میں کوئی مار نہ ہو اور زخمی کرنا نہ ہو۔ اور جوا بھی نہ ہو اور نماز وغیرہ کی پابندی کریں تو اسمیں کوئی حرج نہیں ہے یہ ائمہ حنفیہ کے نزدیک ہے اور کچھ فقہاء کے نزدیک حرام ہے۔

السوال الخامس :-

(1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہا:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل تم میں سے کسی ایک کے توبہ
کرنے پر اتنا خوش ہوتا ہے جسکی کوئی حد نہیں
گمشدہ چیز جب وہ اسکو پالیتا ہے۔
توبہ کا معنی - لوٹنا - رجوع کرنا
توبہ کے ارکان چار ہیں 1۔ فی الفور گناہ کو چھوڑ دے۔
2۔ گناہ پر ندامت اختیار کرے 3۔ اسکی طرف دوبارہ نہ جائے
4۔ حسب استطاعت اس گناہ سے احتراز کرے۔
اور معتزلہ نے جو کہا وہ سب کچھ غلط ہے
اللہ تعالیٰ عزوجل پر کوئی چیز لازم نہیں یہی اہل سنت
کا موقف ہے اللہ تعالیٰ عزوجل کی رحمت وسیع ہے
وہ کسی کا محتاج نہیں ہے
بندہ سچے دل سے توبہ کرے اگرچہ اسمیں توبہ کی شرائط ہوں یا نہ ہوں
تو اللہ عزوجل قبول فرماتا ہے یہی قوی امید ہے۔

2017

مسلم شریف

سوال 1:-

(الف) ترجمہ:-

~~حضرت ابن عمر سے روایت ہے بیشک رسول اللہ نے ~~فرمایا~~ معاملہ فرمایا اہل آدھی پھلوں یا کھیتوں پر جو خیبر کی زمین سے نکلے۔~~

وضاحت:-

اس حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ خیبر اس وقت ایک سرسبز و شاداب علاقہ تھا جوکہ آج کل طائف کی حدود میں شامل ہے یہ علاقہ یہودیوں کا مرکز تھا 6 ہجری میں مسلمانوں نے اس علاقہ کو فتح کیا اس کے بعد نبی پاک نے خیبر کے یہودیوں سے یہ معاہدہ فرمایا کہ خیبر کی زمینوں اور باغات میں تم یہودی لوگ مزارعین کی طرح کام کرو گے جس کے بدلے آدھا حصہ تمہیں بطور اجرت ملے گا جبکہ باقی آدھا حصہ بحیثیت مالک کے ہم لیں گے۔

مزارعت اور مخابرت میں فرق:-

مزارعت اور مخابرت میں بظاہر کوئی فرق نہیں لیکن بعض نے یہ فرق کیا ہے کہ مزارعت میں پیداوار کا ایک مخصوص حصہ مزارع کو دیا جاتا ہے جبکہ مخابرت میں آدھا حصہ دیا جاتا ہے لیکن اس فرق کو بہت سے فقہاء نے رد کر دیا ہے۔

(ب) جواب:-

مزارعت کے جواز میں

فقہاء کا اختلاف ہے۔

احناف:- احناف مزارعت کو ناجائز کہتے ہیں۔

صاحبین:- صاحبین مزارعت کو جائز کہتے ہیں اور فتویٰ بھی صاحبین کے قول پر ہے۔

امام اعظم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اگر مزارعت مساقات کے ضمن میں ہو یعنی معاہدہ یہ ہو کہ باغات کی دیکھ بھال کرے گا درختوں کو پانی وغیرہ دیگا تو اس ضمن میں اگر وہ کچھ جگہ میں کاشتکاری کرے تو یہ جائز ہے۔

احناف کی دلیل:-

امام اعظم کے دلائل وہ احادیث ہیں جن میں نبی پاک نے مزارعت سے منع فرمایا حتیٰ کہ اگر زمین مزارعت پر دیتے ہو تو اس سے بہتر ہے کہ زمین ویران پڑی رہے۔

صاحبین کی دلیل:-

صاحبین کے دلائل وہ احادیث ہیں جن میں صحابہ کرام کا تابعین سے مزارعت کرنے کا ثبوت ملتا ہے اور آج تک امت کا اس پر تعامل رہا ہے۔

نوٹ:-

جن احادیث میں نبی پاک نے مزارعت سے منع فرمایا وہاں فاسد

وجوہات تھیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

(۱) کبھی مزارع اپنے لیے زمین کا ایک حصہ مخصوص کر لیتا اگر وہ مخصوص حصہ پیداوار نہ دیتا تو مزارع کو نقصان ہوتا۔

(۲) کبھی مزارع اپنے لیے پیداوار کا ایک حصہ مقرر کر لیتا ہے جس سے مالک کو نقصان ہوتا ہے۔

تو نبی پاک نے ان وجوہات کی بنا پر مزارعت سے منع فرمایا اور دوسرا یہ ترغیب دلانے کیلئے کہ جن کے پاس ضرورت سے زائد زمینیں ہیں وہ کسی دوسرے مسلمان بھائی کو بغیر کسی شرط اور منافع کے دے دیں۔

سوال ۷:-

(الف) ترجمہ:-

حضرت ابن عمر سے روایت ہے نبی پاک نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص قربانی کا گوشت تین دن سے زائد نہ کھائے۔

(ب) وضاحت:-

آج کل قربانی کا گوشت جتنا عرصہ چاہے محفوظ رکھ سکتا ہے۔

اس حدیث پاک میں نبی پاک نے جو منع فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت عید کے دن گاؤں کے کچھ لوگ مدینہ شریف میں آ گئے تو آپ نے ان لوگوں کو دیکھ

کہ فرمایا اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے
زائد نہ رکھو بلکہ سارا گوشت غریبوں
میں تقسیم کر دو پھر جب آئندہ سال وہ
لوگ نہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
نے اپنا پہلا حکم منسوخ کر کے ذخیرہ اندوزی
کی اجازت دے دی۔

سوال 3:-

(الف) ترجمہ:-

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے
والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک نے فرمایا
جو نرد شیر کھیلے گویا اس نے اپنا ہاتھ
خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈبو دیا۔

نرد شیر:-

نرد ایک کھیل ہے جبکہ شیر
فارسی زبان کا لفظ ہے ایک بادشاہ تھا اس
کی طرف منسوب ہے یہ کھیل شطرنج وغیرہ
کی طرح کا ہے۔

(ب)

احناف کا مذہب:-

ائمہ حنفیہ کی تحقیق یہ ہے
کہ کھیل میں اگر نماز وغیرہ کی پابندی ہو،
جوا نہ ہو، خلاف شرع امور کا ارتکاب
نہ ہو، عورتیں کھیل میں شامل نہ ہوں،
مار پیٹ نہ ہو یعنی زخمی ہونے یا جان

جانے کا خطرہ نہ ہو تو بہر حال کھیل جائز ہے۔

باقی ائمہ کا مذہب:-

باقی ائمہ نرد شیر اور شطرنج کو ناجائز کہتے ہیں۔

دلیل:-

ان ائمہ کرام کی دلیل مذکور حدیث پاک ہے۔

سوال ۴:-

(الف) ترجمہ:-

حضرت ابو ھریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم میں سے ایک کی توبہ پر بہت خوش ہوتا ہے جس طرح تم میں سے ایک کی خوشی جو اسے گمشدہ چیز پاکر ملتی ہے۔

توبہ کا معنی اور ارکان:-

توبہ کا لغوی معنی ہے "لوٹنا"۔
یعنی بندے کا گناہوں سے کنارہ کش ہو کر رب تعالیٰ کی فرمانبرداری کی طرف لوٹنا۔

توبہ کے ارکان:-

توبہ کے چار ارکان ہیں۔
(۱) فوراً گناہ چھوڑنا۔
(۲) کیے پر ندامت کرنا۔

(۳) آئندہ گناہوں کے بالکل قریب نہ جانا۔
(۴) اگر حق العبد ہے تو بندے کو اس کی ادائیگی کرنا۔
ان تمام ارکان میں مضبوط ترین رکن حق ارشاد میں ندامت ہے یہاں تک کہ نبی پاک نے ایک حدیث میں فرمایا
" الندم التوبۃ "
جبکہ حقوق العباد میں ادائیگی لازم و ضروری ہے۔

(ب)

اللہ تعالیٰ پر کوئی شے واجب و ضروری نہیں ہے۔

معتزلہ کا مذہب:-

معتزلہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر توبہ کی قبولیت واجب ہے۔

اہل سنت:-

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ دلائل قطعیہ کو سامنے رکھ کر جو نتیجہ نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ بندہ اگر سچے دل سے توبہ کرے اور یہ چاروں ارکان پائے جائیں تو اس کی رحمت کی قوی امید ہے کہ وہ توبہ کو قبول فرمالے گا۔

سال دوم　　　　مسلم شریف　　　　۲۰۱۸

السوال الاول :-

(الف)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیعوں سے منع فرمایا یعنی ملامسہ اور منابذہ بہر حال ملامسہ وہ یہ ہے کہ چھوئے ان دونوں میں ایک اپنے ساتھی کے کپڑے کو بغیر کسی غور و خوض کے. اور منابذہ وہ یہ ہے ان دونوں میں سے ایک کپڑے کو اپنے ساتھی کیطرف پھینکے اور نہ دیکھے ان میں سے ایک اپنے ساتھی کے کپڑے کو.

(ج)

بیع المصراۃ :- جانور وغیرہ کا دودھ روکے تاکہ خریدار خریدتے وقت دودھ کی کثرت دیکھ دھوکہ میں پڑ جائے اور اسمیں مشتری کو نقصان ہے اور شریعت ہر ایک کی حفاظت کرتی ہے اور یہ حرام ہے

بیع العرایا :- دوست وغیرہ کو کھانے کیلیے کھجور کا درخت تحفہ میں دینا اور اسکا گاہے بگاہے کھجور توڑنے کیلیے آنا اور مالک پر اسکا گراں گزرنا مالک اسکو کھجور دے کر دوسرے درخت سے فارغ کر دے اسکو بیع العرایا کہتے ہیں.

بیع المحاقلہ :- گندم کی بیع بالیوں میں کرنا صاف گندم کے بدلے تو یہ حرام ہے اسمیں بیع مجہول ہے.

السوال الثانی :-

(الف)

1. نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا یہودی سے کھانا خریدنا اور اسکے پاس ذرعہ گروی رکھنا اسمیں دو صورتیں ہیں یہودی کے پاس اسلیے رکھی تاکہ اسلام کی فوجی اور تشخص اور آقا علیہ الصلوۃ والسلام کا عدل و انصاف پر پورا اترنا دیکھیں دیکھے

2. زرہ مسلمان کو اس لیے نہیں ذرعہ گروی نہیں رکھی کیونکہ وہ اسمیں چشم پوشی کرتے اور اسمیں رعایت کرتے اور آقا علیہ الصلوۃ والسلام اس بات کو ناپسند فرماتے تھے

(ب)

احناف کے نزدیک

حضر میں بھی گروی رکھنا جائز ہے

دلیل مذکورہ حدیث شریف ہے

امام مجاہد و ابو داؤد و زہری کے نزدیک

سفر میں گروی رکھنا جائز ہے

دلیل: وان کنتم علی سفر و لم تجدوا کاتبا فرھان مقبوضۃ .

السوال الثالث:۔

(الف

خوارج کے نزدیک قطع ید السارق میں نصاب شرط نہیں بلکہ مطلقاً ہے۔

دلیل: والسارق والسارقة فاقطعوا ایدیھما الخ

(ب

احناف کے نزدیک:۔

دس درہم یا اس سے زیادہ درہم کی مقدار پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔

دلیل:

لا قطع فی اقل من عشرۃ دراہم۔

امام احمد بن حنبل کے نزدیک تین درہم یا چار درہم پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔ مختلف احادیث میں لفظ ثلاث اور لفظ ربع کا ذکر آیا ہے اور یہی دلیل ہے۔

امام شافعی کے نزدیک چار درہم کی مقدار پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔

دلیل: مذکورہ حدیث ہے

السوال الرابع:۔

(الف

مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا۔

اور سب سے پہلے میری قبر مبارک شق کی جائے گی

اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں گا

اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔

(ب)

یہ حدیث بظاہر طور دوسری حدیث کے خلاف ہے
تطبیق اس طرح ہے کہ مجھے فضیلت نہ دو ایسی جس میں
دوسرے نبی کی توہین اور بے ادبی کا خدشہ ہو۔
انبیاء علیہم السلام میں حضرت نوح علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام
حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔
حضرت آدم علیہ السلام نسل انسانی کے باپ ہیں۔
اور حضرت ابراہیم علیہ السلام جد الانبیاء ہیں
انکی عظمت و توقیر کی بنا پر فرمایا۔

۷۹۶
۹۲

مسالدینہ مسلم شریف 2019

السوال الاول

(الف)

یحیی بن یحیی محمد بن رمح لیث قتیبہ بن سعید لیث نافع عبد اللہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرمایا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حاملہ کے حمل کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

(ب) بیع حبل الحبلۃ :-

جانور وغیرہ کے پیٹ میں جو چیز ہے اسکی بیع کرنا حاملہ کے حمل کی بیع حرام ہے۔

(ج) تلقی الجلب

شہر والا باہر جاکر بدوؤں سے سامانات وغیرہ کم قیمت پر خریدیں اگرچہ شہر والے قحط سالی میں مبتلا ہوں یا نہ ہوں حرام ہے۔

السوال الثانی :

(ا) احناف کے نزدیک زمین کو کرایہ پر دینا جائز نہیں چند وجوہات کی بنا پر۔

مالک نہر یا نالی والی زمین پر قابض ہو جائے اور مزارع کو ردی زمین دے یا مزارع عمدہ زمین اپنے پاس رکھلے اور مالک کو ردی زمین دے۔ اگر یہ چیزیں نہ ہوں تو پھر جائز ہے صاحبین کے نزدیک جائز ہے جبکہ خرابیوں سے پاک ہوں۔

السوال الثالث :

(الف) ھبہ کا لغوی معنی۔ عطیہ دینا گفٹ دینا

اصطلاحی معنی بغیر کسی چیز کے عوض کوئی چیز دینا۔

امام شافعی کے دو قول ہیں (۱) لڑکے دو حصے ہیں اور لڑکی کا ایک حصہ ہے

(۲) دونوں برابر ہیں۔ امام احمد کے نزدیک تین قول ہیں

(۱) عدم مساوات حرام ہے (۲) عدم مساوات صاحبہ درست ہے لیکن لوٹانا واجب ہے

اولاد میں مفلس ہو تو اسمیں عدم مساوات جائز ہے۔

امام ابو یوسف کے نزدیک کسی کا نقصان ہوتا ہو تو پھر عدم مساوات واجب نہیں ہے

امام مالک اور امام اعظم کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے

السوال الرابع:

(الف)

معصیت والی نذر کو پورا کرنا جائز نہیں لیکن اسمیں کفارہ ہے

فکفارته اطعام عشرة مساكين من اوسط ما تطعمون اهليكم

او كسوتهم او تحرير رقبة فمن لم يجد فصيام ثلثة ايام .

(ب)

قرآن و حدیث میں تطبیق:

قرآن میں جس نذر کو پورا کرنے کا حکم دیا ہے (وہ اچھی نذر ہے)

حدیث میں جس نذر سے منع فرمایا ہے (وہ بری نذر ہے)

لہذا اسمیں تعارض نہیں ہے .

سالانہ مسلم شریف 2020

السوال الثالث

(الف) سود کا لغوی معنی ہے زیادتی یا بڑھوتری، شرعی معنی ہے ایک جنس کی اشیاء میں نقد بنقد زیادتی کے ساتھ بیع کرنا .

(ب)

امام شافعی کے نزدیک حرمت سود ثمنیت اور طعام میں سود نہیں ہے جیسے لوہا، تانبا وغیرہ

امام مالک و احمد کے نزدیک حرمت سود سونا اور چاندی میں ثمنیت اور طعام ہے .

امام اعظم کے نزدیک وزنی اور کیلی اور مشترک اشیاء میں ادھار حرام ہے . اور زیادتی بھی